بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۲۲۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

بروز منگل

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۱/۲۶	۱۵ ذوالحجہ ۱۳۹۱ھ ، یکم تبلیغ ۱۳۵۱ ہش ، یکم فروری ۱۹۷۲ء	نمبر ۲۵

اخبار احمدیہ

ربوہ ۔ ۳۱ صلح ۔ سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق ۳۰ صلح کی رپورٹ مظہر ہے کہ :۔

حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے ۔ الحمد للہ

احباب توجہ اور التزام کے ساتھ دُعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت سے رکھے اور ہر لحظہ اپنی خاص تائید و نصرت سے نوازتا رہے ۔ آمین

ربوہ ۔ ۳۱ صلح ۔ حضرت سیّدہ بیگم صاحبہ حرم حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز پچھلے چند دنوں سے بعارضہ درد گردہ صاحبِ فراش ہیں، بخار بھی ہے کمزوری خاصی ہوگئی ہے۔ احباب کرام سے حضرت سیّدہ ممدوحہ کی کامل شفایابی کیلئے دُعائے خاص کی درخواست ہے ۔ (پرائیویٹ سیکرٹری حضور ایدہ اللہ)

ربوہ ۔ ۳۱ صلح ۔ حضرت سیّدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت کے متعلق آج صبح کی اطلاع ہے کہ طبیعت ناحال کھانسی اور ضعف کی وجہ سے ناساز ہے ۔ احباب جماعت حضرت ممدوحہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے بھی دُعا فرمائیں ۔

مخلص احمدی دوست شیر احمد خان صاحب جو آجکل انگلستان میں ہیں کی بیگم صاحبہ مع اپنے اکلوتے لڑکے کے پاکستان آئی ہوئی تھیں ۔ ان کا اکلوتا لڑکا بعارضہ نمونیہ چند دن بیمار رہ کر وفات پاگیا ہے ۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ۔

پیرانہ سالی میں شیر احمد خان صاحب اور ان کی اہلیہ صاحبہ کے لئے یہ بہت بڑا صدمہ ہے ۔

احباب دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان دونوں کو صبر جمیل عطا فرماوے ۔ آمین

بشیر احمد رفیق (پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ)

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

دردِ دل سے پڑھی ہُوئی نماز انسان کو تمام مشکلات سے نکال لیتی ہے

مُسلمانوں نے جب سے نماز کو ترک کیا ہے اِسلام کی حالت معرضِ زوال میں ہے

"مسلمانوں نے جب سے نماز کو ترک کیا، یا اُسے دل کی تسکین، آرام اور محبّت سے اس کی حقیقت سے غافل ہو کر پڑھنا ترک کیا ہے تب ہی سے اسلام کی حالت بھی معرضِ زوال میں آئی ہے۔ وُہ زمانہ جس میں نمازیں سنوار کر پڑھی جاتی تھیں غور سے دیکھ لو کہ اسلام کے واسطے کیسا تھا ۔ ایک دفعہ تو اسلام نے تمام دُنیا کو زیر پا کر دیا تھا۔ جب سے اُسے ترک کیا وُہ خود متروک ہو گئے ہیں ۔ دردِ دل سے پڑھی ہُوئی نماز ہی ہے کہ تمام مشکلات سے انسان کو نکال لیتی ہے ۔ ہمارا بارہا کا تجربہ ہے کہ اکثر کسی مُشکل کے وقت دُعا کی جاتی ہے ابھی نماز میں ہی ہوتے ہیں کہ خُدا نے اُس امر کو حل اور آسان کر دیا ہوا ہوتا ہے۔

نماز میں کیا ہوتا ہے؟ یہی کہ ایک عرض کرتا ہے ، التجا کیلئے ہاتھ بڑھاتا ہے اور دُوسرا اُسکی عرض کو اچھّی طرح سُنتا ہے۔ پھر ایک ایسا وقت بھی آتا ہے کہ جو سُنتا تھا وُہ بولتا ہے اور گزارش کرنے والے کو جواب دیتا ہے۔ نماز کا یہی حال ہے ۔ خُدا کے آگے سربسجود رہتا ہے اور خدا تعالیٰ کو اپنے مصائب اور حوائج سُناتا ہے ۔ پھر آخر سچّی اور حقیقی نماز کا یہ نتیجہ ہوتا ہے کہ ایک وقت جلد آجاتا ہے کہ خُدا تعالیٰ اس کے جواب کے واسطے بولتا اور اُس کو جواب دیکر تسلّی دیتا ہے ۔ بھلا یہ بجز حقیقی نماز کے ممکن ہے؟ ہرگز نہیں ۔ اور پھر جن کا خدا ہی ایسا نہیں وُہ بھی گئے گزرے ہیں ۔ اُن کا کیا دین اور کیا ایمان ہے ۔ وُہ کس اُمّید پر اپنے اوقات ضائع کرتے ہیں ۔"

(الحکم ۳۱ مارچ ۱۹۰۳ء)

نصرت جہاں ریزرو فنڈ

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے "نصرت جہاں ریزرو فنڈ" کی تحریک کا اجراء کرتے ہوئے فرمایا :

"حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہوا ہے اور آپکا فرمودہ دُرّثمین میں مندرجہ آمین میں یہ چھوٹا سا مصرع بڑا ہی پیارا ہے ۔

"گھر سے تو کچھ نہ لائے"

پس یہ ایک حقیقت ہے کسی بات پہ ناز کیا؟ اور قربانی کیا؟ اور ایثار کیسا؟ اور تم پیش کیا کر رہے ہو ۔ یہ تو اس کا احسان ہے کہ وہ کہتا ہے ۔ اے میرے بندے مَیں نے جو تمہیں مال دیا تھا وہ تو اب میرے سامنے اخلاص اور پیار سے اور میری محبّت میں میرے حضور پیش کر رہا ہے ، مَیں اسکو اِس طرح قبول کر لیتا ہوں جس طرح واقعی تیرا ہے ۔ یہ تو اس کا احسان ہے ۔"

خوش قسمت ہیں وہ مخلصین جماعت جو اپنے پیارے اور محبوب امام کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اِس تحریک میں حصّہ لینے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں ۔ اور اپنا قدم آگے سے آگے بڑھانے کے لئے کوشاں ہیں ۔

(سیکرٹری نصرت جہاں ریزرو فنڈ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(مسعود احمد پبلشر و ایڈیٹر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا)

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ یکم تبلیغ ۱۳۵۱ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کامل نصرت والا غلبہ عطا ہونے کی دُعا

۲۷ صلح (جنوری) کے الفضل میں ہم اس امر پر روشنی ڈال چکے ہیں کہ سورہ بنی اسرائیل کی آیات ۷۹، ۸۰ اَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِدُلُوۡکِ الشَّمۡسِ اِلٰی غَسَقِ الَّیۡلِ وَ قُرۡاٰنَ الۡفَجۡرِ ؕ اِنَّ قُرۡاٰنَ الۡفَجۡرِ کَانَ مَشۡہُوۡدًا ○ وَ مِنَ الَّیۡلِ فَتَہَجَّدۡ بِہٖ نَافِلَۃً لَّکَ ٭ عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا ○ میں جہاں اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کرکے آپ کو مقام محمود عطا ہونے کی بشارت دی وہاں ساتھ ہی آپ کی وساطت سے ان آیات میں مسلمانوں کو مخاطب کرکے انہیں یہ بشارت دی ہے کہ اگر وہ نمازوں کو خاص تعہد اور شغف و انہماک سے ادا کرینگے قرآن مجید کی تلاوت کو لازم پکڑیں گے اور راتوں کو اٹھ اٹھ کر تہجد کی نماز میں اللہ تعالیٰ کے حضور طلب نصرت کے لئے گڑگڑائیں گے تو اللہ تعالیٰ ہر قسم کے خطرات کو دور کرکے انہیں اپنے دشمنوں کے بالمقابل سربلندی و سرفرازی عطا کرے گا۔ ان سے اگلی دو آیات میں اللہ تعالیٰ نے طلبِ نصرت کے ایک اور ذریعہ کی طرف بھی توجہ دلائی ہے اور وہ ہے دُعا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ طلبِ نصرت کے اس اہم ذریعہ کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرماتا ہے:۔

وَ قُلۡ رَّبِّ اَدۡخِلۡنِیۡ مُدۡخَلَ صِدۡقٍ وَّ اَخۡرِجۡنِیۡ مُخۡرَجَ صِدۡقٍ وَّ اجۡعَلۡ لِّیۡ مِنۡ لَّدُنۡکَ سُلۡطٰنًا نَّصِیۡرًا ○ وَ قُلۡ جَآءَ الۡحَقُّ وَ زَہَقَ الۡبَاطِلُ ؕ اِنَّ الۡبَاطِلَ کَانَ زَہُوۡقًا ○ (بنی اسرائیل آیات ۸۱، ۸۲)

اور کہہ کہ اے میرے رب! مجھے ظاہراً و باطناً اچھے طور پر ہی داخل کر اور ظاہراً و باطناً اچھے طور پر ہی اس سے باہر لا اور مجھے اپنے حضور سے کامل نصرت والا غلبہ عطا کر اور (سب لوگوں سے) کہہ دے کہ (بس اب) حق آگیا ہے اور باطل بھاگ گیا ہے اور باطل تو ہے ہی بھاگ جانے والا۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کرکے بتایا ہے کہ بے شک آج تو بہت کمزور حالت میں ہے اور کفار مکہ تیرے اور تیرے ساتھیوں کے خون کے پیاسے بنے ہوئے ہیں اور وہ تم سب کو ختم کر دینا چاہتے ہیں لیکن ہم عنقریب تجھے مکہ سے نکال کر ایک اور مقام کی طرف لے جائیں گے اور پھر تجھے فتحمندی اور غلبہ کے ساتھ دوبارہ مکہ میں لائیں گے اس لئے تو ابھی سے یہ دُعائیں شروع کر دے کہ اے خدا مجھے اس شہر سے ظاہراً و باطناً اچھے طور پر باہر لا اور پھر اپنے وعدہ کے مطابق ظاہراً و باطناً اچھے طور پر ہی دوبارہ اس شہر میں داخل ہونے کی توفیق عطا کر اور پھر میرا اس شہر میں دوبارہ داخل ہونا کامل نصرت والے غلبہ کا آئینہ دار ہو یعنی وہ مجھے پھر اس شہر سے نکالنے پر کبھی قادر نہ ہو سکیں۔ تیرے اس طور پر دوبارہ مکہ میں داخل ہونے کا نتیجہ یہ ہوگا کہ باطل جس کے لئے بھاگ جانا ہی مقدر ہے بھاگ جائے گا اور حق غالب آجائے گا یعنی کفار مکہ جو آج تیری جان کے درپے اور خون کے پیاسے ہیں اسلام قبول کرلیں گے۔

چنانچہ تاریخ شاہد ہے کہ خود اللہ تعالیٰ کی سکھائی ہوئی یہ دعا جنابِ الٰہی میں مقبول ہوئی خدا تعالیٰ کے وعدہ کے مطابق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکہ سے ایک دفعہ نکلنے اور مدینہ کی طرف ہجرت کرنے کے بعد فتحمندی اور غلبہ کے ساتھ دوبارہ مکہ میں داخل ہوئے اور وہ غلبہ ایسا کامل نصرت والا غلبہ ثابت ہوا جو ہمیشہ ہمیش قائم رہا۔ بعض اوقات غلبہ تو حاصل ہو جاتا ہے لیکن وہ فائدہ مند ہونے کی بجائے الٹا مضر ثابت ہوتا ہے اور انجام کار غالب آنے والوں کو تباہ و برباد کرکے رکھ دیتا ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ دُعا سکھائی کہ وَاجۡعَلۡ لِّیۡ مِنۡ لَّدُنۡکَ سُلۡطٰنًا نَّصِیۡرًا یعنی مجھے اپنے حضور سے یہ کامل نصرت والا (مراد یہ کہ ہمیشہ ہمیش قائم رہنے والا) غلبہ عطا کر چنانچہ اس دعا کی قبولیت کے نتیجہ میں ایسا ہی ہوا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مکہ سے ہجرت ظاہراً و باطناً بھی ثابت ہوئی اور پھر آپ کا مکہ میں دوبارہ واپس آنا بھی کامل اور ہمیشہ ہمیش قائم رہنے والے غلبہ پر منتج ہونے کے باعث ظاہری لحاظ سے بھی اور باطنی لحاظ سے بھی بہت بابرکت ثابت ہوا۔

جیساکہ ہم قبل ازیں بھی واضح کر چکے ہیں ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وساطت سے آپ کی اُمت کے افراد کو بھی مخاطب کرکے انہیں یہ ہدایت فرمائی ہے کہ وہ بھی یہی دُعا مانگتے رہیں تاکہ انہیں بھی ہر زمانہ میں تائید و نصرتِ الٰہی کے نتیجہ میں مشکلات و مصائب سے نجات حاصل ہوتی چلی جائے اور فتحمندی اور غلبہ کے وہ مورد بنتے چلے جائیں۔

اس دُعا کے سلسلہ میں جہاں تک افرادِ اُمت کا تعلق ہے اَخۡرِجۡنِیۡ مُخۡرَجَ صِدۡقٍ سے مراد مشکلات و مصائب سے اس طور پر نجات ہے جو ظاہری اعتبار سے بھی اور باطنی لحاظ سے بھی نیک نتائج کی حامل ہو اور اَدۡخِلۡنِیۡ مُدۡخَلَ صِدۡقٍ سے مراد اللہ کے فضل، اس کی رحمت اور امان کے سایہ میں داخل ہونا اور اس طرح کامل نصرت والے غلبہ سے ہمکنار ہونا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو یہ حکم دیا ہے کہ وہ مشکلات و مصائب سے نجات اور حقیقی کامیابی کے حصول کے لئے دُعائیں مانگتے چلے جائیں اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ وہ انہیں کامل نصرت والا غلبہ عطا کرے گا جس کے نتیجہ میں باطل سرنگوں ہوگا اور حق غالب آجائے گا۔ پس یہ دعا جو اللہ تعالیٰ نے سورہ بنی اسرائیل کی آیات ۸۱، ۸۲ میں سکھائی ہے ایک بہت بابرکت اور مقبول دُعا ہے ہم اہلِ پاکستان کو چاہیئے کہ ان ایام میں یہ دعا بہت کثرت سے اور بہت درد و الحاح سے مانگتے رہیں تا اللہ تعالیٰ رجوع برحمت ہو اور پاکستان کی سب مشکلات دور کر دے۔ آمین

ریاضِ احمدِ مرسل کا نغمہ خواں ——— تنویرؔ

جنابِ تنویرؔ مرحوم کی یاد میں

رواں ہے جانبِ انوارِ جاوداں تنویرؔ
ریاضِ احمدِ مرسل کا نغمہ خواں تنویرؔ
بھلا سکیگا نہ دورِ جہاں کبھی اس کو
کہ خود تھا گردشِ دوراں کا رازداں تنویرؔ
چمن میں آیا۔ مثالِ گلِ بہار ——— گیا
بنا کے خاکِ گلستاں کو لالہ زار ——— گیا

ادب کے گوہرِ پنہاں نکالنے والا
جہانِ مہر و محبت سنبھالنے والا
سمو کے جذبۂ فطرت کو شعلۂ دل میں
قلم کو تیغ کے سانچے میں ڈھالنے والا
عدو کا سینۂ و دل کرکے تار تار ——— گیا
بہ رنگِ جلوۂ صد تیغِ آبدار ——— گیا

نوائے روحِ ادب تھی نوائے جاں اُسکی
زبانِ لالہ و گل تھی نہ تھی زباں اُسکی
زمانہ گوش بر آواز تھا۔ کہ محفل میں
ہر ایک دل کی کہانی تھی۔ داستاں اُسکی
وہ نغمہ سازِ چمن تھا۔ وہ نغمہ بار ——— گیا
نثار ہو کے چمن پہ وہ جاں نثار ——— گیا

سدا کرم وہ نگاہِ کرم نواز کرے
درِ نوازش و رحمت وہ تجھ پہ باز کرے
تیرا قلم ہے امانت اب اہلِ عرفاں کی
'تیرے جنوں کو خدا سلسلہ دراز کرے'
عجب نیاز سے تو پیشِ کردگار گیا
تو کامیابِ وفا تھا۔ تو کامگار گیا

(عبد السلام اختر ایم۔اے)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے ۲۹ویں سالانہ اجتماع کے موقع پر

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا روح پرور اختتامی خطاب

اسلام کامل اور مکمل اور حسین اور احسن مساوات قائم کرتا ہے

(فرمودہ ۱۰ اخاء ۱۳۵۰ ہش مطابق ۱۰ اکتوبر ۱۹۷۱ء)

(۳)

خادم کا حقیقی مقام

پس خادم کا جو یہ مقام ہے کہ سر ہر وقت زمین پر سجدہ ریز رہے وہ خود ساختہ آقا کا مقام نہیں ہے۔ خدا تعالیٰ کا بڑا ہی احسان ہے۔ اس قوم پر اور اس نسل پر جس کو "خادم" کا مقام دیا اور "خادم" کا احساس دیا اور خدمت کا جذبہ عطا کیا۔ یہ مقام اللہ تعالیٰ نے آج حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت کو دیا ہے۔ یہ مقام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت میں خلیفۂ وقت نے نوجوانانِ احمدیت کو دیا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا بڑا ہی احسان ہے۔ اس لئے تم حمد کے ترانے گاؤ اور اپنے سر کو اونچا نہ کرو اور خدمت کے مقام کو بھولو نہیں خواہ کوئی ہی کیوں نہ ہو آپ اس کی خدمت کے لئے پیدا کئے گئے ہیں۔ آپ "للناس" ہیں آپ کو خدا تعالیٰ نے فرمایا تھا کہ میں نے تمہیں انسانوں کی خدمت کے لئے پیدا کیا ہے اور ساتھ یہ بشارت بھی دی تھی کہ اگر تم اپنے اس مقام کو نہ بھولے تو تم خیر امت ہو گے۔ دنیا میں کوئی ایسی امت پیدا نہیں ہوئی اور نہ آگے پیدا ہو گی کیونکہ اسلام میں خدمت کی جو تعلیم ہے اور پیار کی جو تعلیم ہے اور اخوت کی جو تعلیم ہے وہ ہمہ گیر اور عالمگیر ہے۔ اس نے کسی قوم کو نظر انداز نہیں کیا۔ اس نے کسی ملک کو نہیں چھوڑا اور اس نے کسی زمانے سے غفلت نہیں برتی۔ اسلام نے یہ نہیں کہا کہ پہلی صدی میں انسان سے پیار کرنا ہے اور چودھویں صدی میں نہیں کرنا۔ بلکہ اسلام نے یہ کہا ہے کہ پہلی صدی میں بھی انسان سے پیار کرنا ہے اور چودھویں صدی میں بھی پیار کرنا ہے اور اس دنیا کی زندگی کی آخری صدی میں بھی پیار کرنا ہے۔ اسلام نے یہ نہیں کہا کہ میں نے صرف نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں ہر انسان کو تمہارا بھائی بنایا ہے اور بعد میں اگر تم نے اس اخوت کے مقام کو چھوڑ دیا تو میں تمہیں کچھ نہیں کہوں گا۔ اسلام نے یہ نہیں کہا بلکہ اسلام نے یہ کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں بنی نوع انسان کی خدمت کے لئے اخوت کے مقام پر کھڑا کیا ہے۔

اسلام میں مساوات کی تعلیم

خدا تعالیٰ نے قرآن کریم اور اسلام کے ذریعہ سے فرمایا کہ میں نے انسان کو بھائی بھائی بنا کر مساوات کے مقام پر کھڑا کر دیا ہے۔ بحیثیت بشر نہ کوئی کسی سے اونچا اور نہ کسی سے نیچا ہے اور عاجزانہ راہوں کو اختیار کرنے والا جو سر سجدوں میں پڑا ہوا ہے وہ ساتویں آسمان پر بھی ہے لیکن میں ان وجوہ کی بات نہیں کر رہا۔ میں بتا یہ رہا ہوں کہ بحیثیت بشر اسلام کامل اور مکمل اور حسین اور احسن مساوات قائم کرتا ہے۔

اسلام نے یہ نہیں کہا کہ اگر کسی کا رنگ کالا ہو تو وہ تمہارے برابر نہیں۔ تم اس سے بلند ہو۔ اسلام نے یہ نہیں کہا کہ اگر کسی کے ہونٹ لٹک رہے ہوں جس طرح انگریزوں نے تصویروں میں افریقنوں کے ہونٹ لٹکے ہوئے دکھا دیئے تھے اور وہ عملاً اس طرح نہیں ہیں۔ شاید ہزار افریقنوں میں سے ایک افریقن ہو گا جس کے ہونٹ لٹکے ہوئے ہوں گے وہ بھی میری اور آپ کی شکلوں جیسے ہیں۔ غرض افریقنوں سے اپنے بچوں کو ڈرانے کے لئے انگریزوں نے ان پر ایک یہ ظلم بھی کیا تھا۔ مگر انہوں نے یہ نہ سوچا کہ ایک وقت ایسا بھی آجائے گا کہ انگریزوں کے بچوں کو واقعی ہی افریقنوں سے ڈرنا پڑے گا اس وقت انہوں نے اندھیرے میں تمہید باندھ دی لیکن اب وہی اپنے پاؤں اور اپنے مقام پر کھڑے ہو گئے ہیں۔ ایک وقت تک یہ ظالم ان سے ڈریں گے۔ پھر افریقہ میں بسنے والوں کو مغرب میں جا کر کہنا پڑے گا۔ تم کیوں ڈرتے ہو۔ ہم کوئی عیسائی تھوڑے ہیں۔ ہم سے کیوں ڈرتے ہو ہم کوئی دہریہ تھوڑے ہیں۔ ہم سے کیوں ڈرتے ہو ہم کوئی یہودی تھوڑے ہیں۔ ہم سے پیار لو کہ ہم احمدی ہو کر تمہارے پاس آتے ہیں۔

پس اسلام نے جب یہ کہا کہ تمام انسان بشر کی حیثیت سے مساوی اور برابر ہیں تو یہ نہیں کہا کہ ملک ملک میں فرق کیا جائے گا یا نسل نسل میں فرق کیا جائیگا یا قبیلہ قبیلہ میں فرق کیا جائے گا۔ یا زمانہ زمانہ میں فرق کیا جائیگا۔ جس وقت حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا کو مخاطب کر کے انہیں خدائی حکم سنایا۔

قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ

اس وقت سے لیکر اس وقت تک کہ اس کرۂ ارض پر آخری انسان آخری سانس لے گا یہ مساوات قائم رکھی گئی ہے اور قائم رہے گی۔

غرض جو خدمت کا مقام ہے جس کے لئے مساوات ضروری ہے جس کے لئے خدمت کی بھی ضرورت ہے جس کے لئے حقوق کی ادائیگی کی بھی ضرورت ہے۔ یہ بڑا ہی عجیب مقام ہے اور جب میں یہ سوچتا ہوں تو میرا دل خدا کی حمد سے بھر جاتا ہے۔ ہر قسم کے گند سے نکال کر اس نے ہمیں ایک حسین مقام پر لا کھڑا کیا اور فرمایا کہ تم اپنے زور اور طاقت سے بلند نہیں ہو سکتے۔ میں نے تم پر ظلم نہیں کیا کہ میں نے یہ حکم دیا کہ تمہاری جبین نیاز زمین سے بلند نہ ہو بلکہ تم پر احسان کیا ہے کیونکہ جتنا تم اپنے زور سے بلند ہو سکتے تھے اور ارفع مقام تک جا سکتے تھے میں تمہیں اس سے بے شمار گنا زیادہ اوپر اٹھا کر اپنے قریب لے آؤں گا تم میرے قریب ہو جاؤ گے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارفع ترین مقام

خدا تعالیٰ تو بہت بلند ہستی ہے اس کی رفعت تک تو کوئی اور پہنچنے والا نہیں ہے تمثیلی زبان میں کہا گیا ہے کہ کوئی پہلے آسمان پر پہنچے گا کوئی دوسرے پر کوئی تیسرے پر کوئی چوتھے پر کوئی پانچویں پر، کوئی چھٹے پر اور کوئی ساتویں پر اور کوئی اس کے عرش پر جا کر بیٹھ جائے گا یعنی محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم جو لوگ حضرت موسےٰ علیہ السلام کو ماننے والے ہیں وہ اس رفعت اور آسمان تک نہیں جا سکتے جہاں تک حضرت موسیٰ علیہ السلام نہیں پہنچے اور جو لوگ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو ماننے والے ہیں وہ عقلاً یا مذہباً یا شرعاً اس بلندی اس آسمان تک نہیں پہنچ سکتے جہاں تک ان کے نبی متبوع حضرت عیسٰی علیہ السلام نہیں پہنچے لیکن حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے رفعتوں کے عروج کو حاصل کیا یعنی جو سب سے ارفع جگہ تھی جس کے پرے انسانی تخیل نہیں پہنچ سکتا آپ وہاں تک پہنچے اور وہ اللہ تعالیٰ کا عرش ہے جہاں اس کی قدرتوں کے کامل اظہار ظاہر ہوتے ہیں اور جس جگہ خدا تعالیٰ کی صفات کے نظاروں کے لئے اس مادی دنیا کی بھی ضرورت نہیں۔ اور جس کو ہم آج نہیں پہچان سکتے۔ خدا کرے کہ اس کی ایک جھلک مرنے کے بعد ہم بھی دیکھ لیں۔

بہرحال حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم جہاں تک پہنچے، وہ انتہائی نقطہ عروج ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ جس آدمی نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں اپنا سر رکھا اس کا مقام بھی انتہائی نقطہ عروج سے متصل ہے۔ لیکن حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں سر رکھنا ضروری ہے۔ اس کے بغیر وہ مقام حاصل نہیں ہو سکتا۔

پس ہمارے رب نے ہم پر یہ بڑا احسان کیا جب کہ اس نے ہمیں خدمت کے مقام پر کھڑا کر دیا۔ آپ اس مقام کو کبھی نہ بھولیں۔

بنی نوع انسان کی خدمت

اب جیسا کہ حکومت وقت نے کہا ہے ہمیں ملک کی خدمت کرنی پڑے گی۔ اور کئی قسم کی خدمت کرنی پڑے گی۔ میں اس وقت تفصیل میں نہیں جانا چاہتا۔ آپ ہر خدمت کے لئے تیار ہو جائیں۔ ہر انسان جس حیثیت میں بھی ہو آپ نے اس کی خدمت کرنی ہے۔ انکی بھی خدمت کرنی ہے جو آپ پر بھائی بھائی ہونے کی حیثیت سے جانیں نثار کرنیوالے ہیں اور آپ نے اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے ان کی بھی خدمت کرنی ہے جنہوں نے ساری عمریں آپ کی دشمنی میں ضائع کر دیں۔ کوئی آدمی بھی اس خدمت سے محروم نہیں رہے گا اور نہ ہمارے اس پیار سے محروم رہے گا (اردو میں جو پیار کے معنے ہیں وہ مراد ہیں۔ عربی میں اس کے معنے اور ہوتے ہیں) اور نہ اس مساوات سے محروم رہے گا۔ نہ ہمارے ہاتھ سے ان کے حقوق مارے جائیں گے۔ کیونکہ ہم تو کچھ بھی نہیں۔ لاشئی محض ہیں۔ زمین پر پڑے ہوئے ہیں۔

ایک ہی حقیقت ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام عرش رب العلمین پر اور ہمارا سر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں پر۔ اللہ تعالیٰ نے ہم پر بڑا احسان فرمایا کہ ہمیں "آقا" بننے سے بچا لیا اور (با ایں ہمہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی پیروی میں) وہ بزرگی اور وہ تزکیہ اور وہ طہارت اور وہ بلندی اور وہ رفعت عطا فرمائی کہ جو صرف اس وقت ملتی ہے کہ جس وقت اللہ تعالیٰ نے انسان کو اپنے دونوں ہاتھوں سے سہارا دیا ہو۔ حسبی اللہ و نعم الوکیل۔ اس کے بعد انسان کو کسی اور سہارے کی کیا ضرورت باقی رہ جاتی ہے۔

(باقی)

دفتر الفضل سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔ (مینیجر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مصائب و مشکلات کے ایام میں

سیدنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعائیں

مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد

مقبولین حضرت احدیت کا سب سے بڑا معجزہ استجابت دعا ہے جو سراسر ناموافق بلکہ یکسر مخالف حالات میں دیا جاتا ہے اور خارق عادت رنگ میں ظاہر ہوتا ہے۔ ہمارے سید و مولیٰ محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم چونکہ اکمل و اتم طور پر مظہر الوہیت اور محبوب الٰہی تھے اس لئے اولین و آخرین میں سب سے بڑھ کر یہ آسمانی اعجاز حضورؐ ہی کو بخشا گیا ذیل میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سوز و گداز میں ڈوبی ہوئی چار ایسی مبارک اور خاص دعائیں بطور نمونہ ہدیۂ قارئین کی جاتی ہیں جو مصائب و آلام اور حوادث و زلازل کے قیامت خیز اور پرخطر ایام میں حضور کے وردِ زبان رہتی تھیں اور جن کے پڑھنے کا ارشاد مبارک بھی آپ نے اپنی امت کو فرمایا اور ہماری بشارت دی کہ یہ دعائیں ہر نوع کے غم و حزن اور کرب و بلا کو دور کرنے میں گویا اکسیر اعظم کا حکم رکھتی ہیں

۱۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

اللہ کا نام لے کر جو مجید کرم کرنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔ اللہ ہی ہے جو بہت بلند اور عظمت رکھتا ہے ہر ایک طاقت و قوت حاصل ہو سکتی ہے۔

۲۔ اللہ اللہ ربی لا اشرک بہ شیئًا۔

اللہ۔ اللہ ہی میرا رب ہے کسی شی کو بھی اس کا شریک نہیں بناتا

۳۔ اللھم رب السمٰوات السبع و رب العرش العظیم اکفنی کل مھم من حیث شئت من این شئت۔

اے ہمارے اللہ ساتوں آسمانوں کے رب عرشِ عظیم کے رب۔ مجھے ہر اہم میں دوسروں سے مستغنی کر دے جس طرح سے اور جہاں سے تو چاہے۔

۴۔ لا الٰہ الا اللہ قبل کل شیء ولا الٰہ الا اللہ بعد کل شیء ولا الٰہ الا اللہ یبقی ویفنی کل شیء۔

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ ہر شی سے پہلے۔ اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہر شی کے بعد۔ اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ ہمیشہ باقی رہے گا اور دوسری ہر چیز فنا ہو جائے گی۔

(کنز العمال جلد ا صفحہ ۱۷۹-۱۸۰ مطبوعہ حیدر آباد دکن)

فخر المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے پاک اور مقدس ہونٹوں سے نکلی ہوئی دعائیں ہی تھیں جنہوں نے آسمانوں پر زبردست تہلکہ مچا دیا، حوادث کی آندھیاں رک گئیں اور مصائب کے طوفانوں کا رخ پلٹ گیا اور مدینہ کی اولین اسلامی مملکت کو ایسا زبردست استحکام نصیب ہوا کہ دنیا کے بڑے بڑے بادشاہوں، جرنیلوں اور دانشوروں کی آنکھیں خیرہ ہو گئیں۔

آنحضرتؐ کی یہ دعائیں اپنے اندر قیامت تک عالمگیر تاثیرات رکھتی ہیں۔ لہٰذا ان کی برکت سے آج بھی پاکستان اپنی تاریخ کے بدترین ملکی بحران سے باآسانی نکل سکتا اور شوکت و رفعت کے بلند مینار تک پہنچ سکتا ہے۔ بشرطیکہ ہم اہل پاکستان درود شریف اور استغفار سے اپنے ماحول کو ہر لحظہ معطر رکھیں اور دربارِ شاہی میں حاضر ہوتے وقت اُن سب ہدایات کو مدنظر رکھیں جو پیغمبر عربی علیہ السلام نے دعا کے بارے میں دے رکھی ہیں

مثلاً حضور کا واضح فرمان ہے کہ اللہ تعالیٰ سے دعا کرو تو قبولیت کا یقین رکھتے ہوئے دعا کرو اور یہ یاد رکھو کہ جو دعا حضورِ قلب کے بغیر محض رسماً نکلتی ہے اللہ تعالیٰ اسے ہرگز قبول نہیں فرماتا (ترمذی) ایک جگہ حضورؐ نے فرمایا کہ بعض لوگوں کی دعا اس صورت میں استجابت کا رنگ پکڑتی ہے جب کہ وہ عجلت سے کام نہ لیں اور کبھی یہ نہ کہیں کہ میں نے اپنے رب کے حضور دعا تو کی تھی مگر اس نے اسے شرف قبولیت نہیں بخشا۔ یہ لطیف حدیث جو قبولیت دعا کا نہایت اہم گر ہے صحاح ستہ کی اکثر کتابوں میں مذکور ہے حضرت ابن مسعود سے یہ حدیث بھی مروی ہے کہ افضل العبادۃ انتظار الفرج "کہ دعا کے بعد کشادگی کا انتظار کرنا بہترین عبادت ہے۔

حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ اپنے روحانی مشاہدات اور باطنی واردات و تجربات کی بناء پر فرماتے ہیں:۔

"دعا اور اس کی قبولیت کے زمانہ کے درمیانی اوقات میں بسا اوقات ابتلاء پر ابتلاء آتے ہیں اور ایسے ایسے ابتلاء بھی آ جاتے ہیں جو کمر توڑ دیتے ہیں۔ مگر مستقل مزاج سعید الفطرت ان ابتلاؤں اور مشکلات میں بھی اپنے رب کی عنایتوں کی خوشبو سونگھتا ہے اور فراست کی نظر سے دیکھتا ہے کہ اس کے بعد نصرت آتی ہے"

(ملفوظات جلد ۴ صفحہ ۴۳-۴۴ ۲۵م)

پھر فرماتے ہیں:۔

"اگر اُن کے وجودوں کو ہاونِ مصائب میں پیسا جائے اور سخت شکنجوں میں دے کر نچوڑا جائے تو اُن کا عرق بجز حب الٰہی کے اور کچھ نہیں۔ دنیا ان سے ناواقف اور وہ دنیا سے دُور تر و بلند تر ہیں۔ خدا کے معاملات اُن سے خارق عادت ہیں۔ انہیں پر ثابت ہوا ہے کہ خدا ہے۔ انہیں پر کھلا ہے کہ ایک ہے۔ جب وہ دعا کرتے ہیں تو وہ ان کی سنتا ہے جب وہ پکارتے ہیں تو وہ انہیں جواب دیتا ہے جب وہ پناہ چاہتے ہیں تو وہ ان کی طرف دوڑتا ہے وہ باپوں سے زیادہ اُن سے پیار کرتا ہے اور ان کی در و دیوار پر برکتوں کی بارش برساتا ہے۔"

(سرمہ چشم آریہ صفحہ ۱۲ حاشیہ)

تیری درگہ میں نہیں رہتا کوئی بھی بے نصیب
شرط رہ پر صبر ہے اور ترکِ نام اضطراب

منظوری انتخاب صدر۔ نائب صدر مجلس موصیان جماعتہائے احمدیہ

حضور اقدس نے مندرجہ ذیل جماعتوں کے صدر اور نائب صدر مجلس موصیان کی منظوری تا ۳۰/۴/۷۳ عطا فرمائی ہے۔ احباب نوٹ فرمالیں کہ صدر موصیان سیکرٹری وصایا بھی ہوگا۔

نام جماعت	نام منتخب شدہ صدر موصیان	وصیت نمبر	نائب صدر موصیان	وصیت نمبر
محلہ دار العلوم ربوہ	مولوی عبد الکریم صاحب شرما	۸۸۷۶		
لطیف نگر قادیان	محمد صادق صاحب	۱۰۸۲۹		
نوشہرہ ورکاں	چوہدری محمد عبد اللہ صاحب	۸۵۵۷		
حلقہ دہلی دروازہ لاہور	مرزا محمد شفیع صاحب	۱۹۲۰۰		
چک ۹۹ گ ب ضلع لائلپور	مولوی علی محمد صاحب	۱۲۵۳۴		
ہری پور ہزارہ	رحیم داد صاحب	۴۶۳۵	مکرمہ امۃ اللطیف صاحبہ	۱۹۵۷۵
کرشن نگر			عفت بیگم صاحبہ	۱۵۱۰۴
ڈیرہ غازی خاں	میاں غلام رسول صاحب اعوان	۱۸۹۶۳		
گھوگھیاٹ میانی	ملک محمد افضل صاحب	۱۱۷۶۸		

(ناظر اعلیٰ)

اعلان دار القضاء

محترمہ رضیہ سلطانہ صاحبہ بیوہ سجاد احمد خان صاحب مرحوم ۹ شمس آباد کالونی ملتان نے درخواست دی ہے کہ میرے شوہر مکرم سجاد احمد خان صاحب کا مورخہ ۱۵/۲ کو انتقال ہو چکا ہے۔ مرحوم کے نام قطعہ ۳۰/۱۶ واقع دار العلوم شرقی ربوہ رقبہ ایک کنال الاٹ ہے۔ یہ قطعہ میرے نام منتقل کرنے کا فیصلہ صادر فرمائیں مرحوم کے دیگر ورثاء کو اس انتقال پر کوئی اعتراض نہ ہے۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جاوے۔

(ناظم دار القضاء ربوہ)

درخواست دعا:۔ میرے بھائی نائب صوبیدار حق دار خاں صاحب کی۔ جو ڈھاکہ میں فوجی خدمات انجام دے رہے تھے۔ ابھی تک خیریت نہیں معلوم ہو سکی ہے۔ احباب سے درخواست ہے کہ اس کی اور دیگر پاکستانی بھائیوں کی جو مشرقی پاکستان میں محصور ہو گئے ہیں۔ بخیریت واپسی کے لئے دعا فرمائیں۔ (اللہ داد خان۔ کوچہ ڈاکٹر حیات۔ گجرات)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عطیہ جات برائے دارالاقامۃ النصرۃ

دوستوں کو معلوم ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے ارشاد کے مطابق ۱۹۶۳ء سے ربوہ میں ایک ہوسٹل بنام دارالاقامۃ النصرۃ قائم ہے جس میں نادار اور یتیم طلباء رہائش رکھتے ہوں۔ اس ادارے کے تمام اخراجات احباب جماعت کے عطیہ جات سے پورے کئے جاتے ہیں۔ (نگران دارالاقامۃ النصرۃ)

اس ادارے کے لئے یہ دوست ماہوار عنایت فرماتے ہیں:۔

مکرم سید عبدالرزاق شاہ صاحب	مکرم چوہدری محمد ظفراللہ خان صاحب
محترمہ حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ مدظلہا العالی	محترمہ حضرت سیدہ ام متین صاحبہ مدظلہا العالی
حضرت مولوی محمد دین صاحب صدر صدر انجمن احمدیہ ربوہ	مکرم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب
مکرم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب	" چوہدری عبدالواحد صاحب
" ڈاکٹر محمود احمد ظفر صاحب تنزانیہ	" میاں غلام محمد صاحب اختر
" مولوی سلطان محمود صاحب انور	محترمہ بیگم صاحبہ ڈاکٹر عبداللطیف صاحب آف سرگودھا
" گیانی عباداللہ صاحب	مکرم بشیر احمد صاحب خادم
" مختار احمد صاحب ہاشمی	مکرم نصراللہ خان ناصر صاحب
" حمید احمد خالد صاحب	مکرم نور احمد منیر صاحب
" مولوی رشید احمد صاحب چغتائی	" ڈاکٹر ناصر احمد صاحب پرویزی
" مرزا محمد حسین صاحب کراچی	محترمہ اہلیہ صاحبہ چوہدری علی محمد صاحب بی اے بی ٹی
" صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب	مکرم شیخ فضل احمد صاحب
" حکیم محمد اسلم صاحب فاروقی (از طرف والد صاحب مرحوم)	" چوہدری منیر مسعود صاحب (از طرف چوہدری نورالدین جہانگیر صاحب مرحوم)

مکرمہ ثریا بیگم صاحبہ (از طرف ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب کامٹی مرحوم)

مکرم ناصر احمد صاحب راولپنڈی	مکرم چوہدری کریم احمد صاحب کراچی
مکرمہ بیگم امینہ عنایت صاحبہ کراچی	مکرمہ نسیم اختر صاحبہ بہاولنگر
" امۃ الحفیظ صاحبہ (از طرف مرزا عبدالحمید صاحب مرحوم)	" اہلیہ صاحبہ سید عبداللہ صاحب ترکی مرحوم
" قدسیہ ارشاد صاحبہ (از طرف حرمت النساء بیگم مرحومہ)	" مجیبہ شاہنواز صاحبہ کراچی
" زہرہ رؤف لودھی صاحبہ ملتان	" ڈاکٹر آفتاب احمد صاحب

اور بعض دوست گاہے گاہے بھجواتے رہتے ہیں۔ چنانچہ بعض دوستوں نے ماہ فتح/دسمبر ۱۳۵۰ہش/۱۹۷۱ء میں عطیہ جات بھجوائے ہیں۔ ان کے نام شکریہ کے ساتھ شائع کئے جاتے ہیں۔

مکرم ظہور احمد صاحب اسلم	لائل پور	۰۰/۲۰ روپے
مکرمہ طاہرہ صاحبہ	کوئٹہ	۰۰/۱۰ روپے
" بیگم صاحبہ اے آر احمدی	کراچی	۰۰/۵۰ روپے
مکرم چوہدری محمد اکرم صاحب حیدرآباد سندھ		۰۰/۵۰ روپے
مکرمہ مائی رسولاں صاحبہ کوٹ دساوا		۵۰/۱۱ روپے
" سعیدہ زاہدہ صاحبہ	ربوہ	۰۰/۱۰ روپے
" امۃ الکریم صاحبہ	"	۰۰/۲ روپے
" بیگم صاحبہ ثناء اللہ خان صاحب	لاہور	۰۰/۱۰ روپے
" امۃ الحئی بیگم صاحبہ	کراچی	۰۰/۵ روپے
" بیگم صاحبہ چوہدری شیخ محمد صاحب سیالوی مرحوم		۰۰/۱۰ روپے
" امۃ الشافی صاحبہ اہلیہ مکرم محمود احمد خان صاحب		۰۰/۲۵ روپے
مکرم کیپٹن ایم نذیر صاحب	لاہور	۰۰/۳۵ روپے
" فضل الرحمٰن صاحب (از طرف ہمشیرہ سکینہ بی بی صاحبہ مرحومہ)		۰۰/۵۰ روپے
" شیخ محمد یعقوب صاحب سیالکوٹ شہر		۰۰/۵ روپے
" منور احمد کاہلوں صاحب	ملتان	۰۰/۵ روپے
" عبدالخالق صاحب سیکرٹری شیخوپورہ		۰۰/۹ روپے
" رحمت خان صاحب چک ۹۲ سرگودھا		۵۰/۲ روپے

(باقی)

چندہ سائنس بلاک جامعہ نصرت

میرے گزشتہ اعلان کے بعد مندرجہ ذیل بہنوں نے سائنس بلاک کے لئے چندہ دیا ہے۔ اب تک اس مد میں باسٹھ ہزار روپیہ چندہ آچکا ہے۔ ابھی -/۱۵,۰۰۰ روپیہ مزید جمع کرنا ہے۔ جو بہن ۳۰۰ روپیہ یا اس سے زائد دیں گی ان کا نام عمارت پر کندہ کروا دیا جائیگا جنہوں نے چندہ دیا ہے۔ خدا تعالیٰ سب کو جزائے خیر عطا فرمائے اور مزید قربانیوں کا پیش خیمہ بنائے۔ جو بہنیں اب تک اس کار خیر میں حصہ نہیں لے سکیں انہیں بھی توفیق عطا فرمائے:۔

۱۔ لجنہ دارالصدر غربی الف ربوہ	۰۰/۳۰ روپے
۲۔ لجنہ دارالرحمت غربی الف ربوہ	۰۰/۱۰ روپے
۳۔ مکرم محمد شریف صاحب سانگھڑ سندھ	۰۰/۹ روپے
۴۔ لجنہ راولپنڈی	۲۵/۱۱ روپے
۵۔ لجنہ ڈیرہ غازی خان	۰۰/۵ روپے
۶۔ لجنہ واہ کینٹ	۰۰/۷ روپے

(صدر لجنہ مرکزیہ ربوہ)

ہر احمدی کیلئے ضروری ہے کہ وہ قرآن مجید کے علوم سیکھے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے "اشاعت قرآن کی راہ میں اس ایثار اور قربانی سے پہلے کہ جس کا ہر احمدی نے عہد کیا ہے۔ ضروری ہے کہ وہ خود قرآن کریم پڑھ سکتا ہو۔ قرآن کریم کے معانی جانتا ہو اور پھر ان معانی پر غور کرنے کی اسے عادت ہو۔" (الفضل ۱۰ اگست ۶۶ء)

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد تعلیم القرآن)

اعلان دارالقضاء

مکرم مرزا ارشد بیگ صاحب ولد مرزا افضل بیگ صاحب بلاک ۲۹ سرگودھا نے درخواست دی ہے کہ میری ہمشیرہ سلمیٰ بیگم صاحبہ کا مورخہ ۷۱/۴/۳ کو انتقال ہو چکا ہے مرحومہ کے نام پلاٹ ۲۳ رقبہ چار کنال واقع محلہ دارالفضل ربوہ الاٹ ہے۔ میرے علاوہ مرحومہ کے مندرجہ ذیل وارث ہیں:

۱۔ مرزا اجمل امجد صاحب ۲۔ مرزا افضال انور صاحب ۳۔ مرزا اقبال منور صاحب
۴۔ انیسہ عفت صاحبہ ۵۔ شاہدہ نگہت صاحبہ ۶۔ رخسانہ طلعت صاحبہ

لہٰذا استدعا ہے کہ پلاٹ مذکور ان ورثاء کے نام منتقل کرنے کا فیصلہ فرمائیں یعنی مرحومہ کی جگہ ان ورثاء کے ناموں کا اندراج کیا جاوے اور انہیں مرحومہ کا جائز وارث قرار دیا جاوے۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جاوے۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ۔ پاکستان)

دعائے مغفرت

میرے بزرگ سردار کریم بخش خان صاحب حجانہ ساکنہ ڈبورہ حجانہ تحصیل جام پور سن ۱۹۲۰ء میں جب کہ آپ تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان میں طالب علم تھے۔ داخل احمدیت ہوئے اور تمام عمر صدق و ثبات کے ساتھ احمدیت اور خلافت احمدیہ سے وابستہ رہے۔ اب مورخہ ۷۱/۱۲/۱۳ بمقام فیروزہ ضلع رحیم یار خان رحلت فرما گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم کی مغفرت اور بلندی درجات کیلئے عاجزانہ درخواست دعا ہے۔

(محمد بخش خان حجانہ۔ ڈیرہ غازیخان)

ترسیل زر اور انتظامی امور سے متعلق مینیجر الفضل سے خط وکتابت کیا کریں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بعض لوگ انفرادی ذکرِ الٰہی میں توجہ کو قائم رکھ سکتے ہیں اور بعض کیلئے اجتماعی ذکر زیادہ مؤثر ہوتا ہے

نمازوں میں انفرادی اور اجتماعی دونوں قسم کے ذکر جمع کر دیئے گئے ہیں

(فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

"مومنوں کی دوسری خصوصیت اس آیت میں یہ بتائی گئی ہے کہ

وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا

وہ اللہ تعالیٰ کا بڑی کثرت کے ساتھ ذکر کرتے ہیں۔ چونکہ دنیا میں بعض طبائع ایسی ہوتی ہیں جو صرف اُس وقت ذکر کی طرف توجہ قائم رکھ سکتی ہیں جب وہ اکیلے ذکر میں مشغول ہوں اور بعض طبائع ایسی ہوتی ہیں جو دوسروں کو ذکر کرتا دیکھیں تب ان میں ذکر کرنے کا جوش پیدا ہوتا ہے اس لئے اللہ تعالیٰ نے انفرادی اور جماعتی دونوں قسم کے ذکر نمازوں میں جمع کر دیئے ہیں چنانچہ ظہر اور عصر کی نمازیں اس طرح پڑھی جاتی ہیں کہ ہر شخص اپنا اپنا ذکر کر رہا ہوتا ہے امام اپنے طور پر خاموشی سے ذکر کر رہا ہوتا ہے اور مقتدی خاموشی سے اپنے طور پر ذکر کر رہے ہوتے ہیں۔ لیکن مغرب، عشاء اور فجر کے وقت اللہ تعالیٰ نے یہ طریق مقرر کر دیا کہ جب امام سورۃ فاتحہ پڑھے تو تم بھی سورۃ فاتحہ پڑھو مگر جب وہ قرآن پڑھے تو تم خاموش رہو۔ غرض نماز میں بھی اللہ تعالیٰ نے ایسا طریق رکھا ہے کہ بعض جگہ لوگوں کو کلیۃً امام کے تابع کر دیا ہے۔ امام کہتا ہے اَللّٰهُ اَكْبَرُ تو مقتدی بھی کہتا ہے۔ اَللّٰهُ اَكْبَرُ۔ امام رکوع میں جاتا ہے تو مقتدی بھی رکوع میں چلا جاتا ہے امام سجدہ میں جاتا ہے تو مقتدی بھی سجدہ میں جھک جاتا ہے۔ لیکن جو خاموشی کا حصّہ ہوتا ہے اس میں ہر شخص آزاد ہوتا ہے۔ مقتدی کوئی دعا مانگ رہا ہوتا ہے اور امام کوئی دعا مانگ رہا ہوتا ہے۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے دونوں طبائع کا علاج کر دیا۔ ان کا بھی جو دوسروں کو ذکر میں مشغول دیکھ کر ذکر کرنے کی عادی ہوتی ہیں اور اُن کا بھی جنہیں اُس وقت عبادت میں لذّت آتی ہے جب وہ علیحدہ ہوں۔ چنانچہ بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں جنہیں مجلس میں دعا کرتے وقت رقت آتی ہی نہیں اور بعض ایسے ہوتے ہیں کہ جونہی وہ کسی کی چیخ سنتے ہیں اُن کی بھی چیخیں نکل جاتی ہیں۔ پہلے انہیں جوش نہیں آتا لیکن دوسرے کی گریہ وزاری دیکھ کر انہیں بھی رونا آجاتا ہے۔"

(تفسیر کبیر
جلد پنجم حصہ دوم
ص ۴۹۵-۴۹۶)

ربوہ میں رہائش کی ایک ضروری شرط

سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مرکز میں مستقل رہائش اختیار کرنے والوں کے متعلق فرمایا کہ

"ربوہ میں مکانات بنانے والوں اور دکانیں کھولنے والوں کے لئے یہ بات لازمی ہوگی کہ وہ سال میں ایک ماہ خدمت دین کے لئے وقف کریں۔ جو شخص دینی خدمت کے لئے سال میں ایک ماہ نہیں دے گا۔ اسے ربوہ میں رہنے کی ضرورت نہیں۔"

(الفضل ۱۶ رجون ۱۹۶۶ء)

ربوہ کے جملہ ساکنین اس شرط کی پابندی فرمائیں۔ صدر صاحب عمومی اور محلہ جات کے صدر صاحبان اس شرط کو بطور تحریک جاری فرمائیں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد تعلیم القرآن)

برطانیہ۔ آسٹریلیا۔ اور نیوزی لینڈ کی طرف سے نام نہاد بنگلہ دیش کو تسلیم کر لینے پر

پاکستان نے دولت مشترکہ سے الگ ہو جانے کا فیصلہ کر لیا

اسلام آباد ۳۰ رجنوری۔ آج شام ریڈیو پاکستان نے ایک سرکاری اعلان نشر کیا جس میں بتایا گیا ہے کہ پاکستان نے دولت مشترکہ سے الگ ہو جانے کا فیصلہ کر لیا ہے۔

اعلان میں بتایا گیا ہے کہ حکومت برطانیہ نے پاکستان کو یہ اطلاع دی ہے کہ وہ جلد ہی نام نہاد بنگلہ دیش کو تسلیم کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ اسی قسم کی اطلاع دولت مشترکہ کے دو لیڈر ممبر آسٹریلیا اور نیوزی لینڈ نے بھی دی ہے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ ان کی طرف سے بنگلہ دیش کو تسلیم کرنے کے فیصلہ کا اعلان کل کسی وقت کر دیا جائے گا۔

سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ برطانیہ آسٹریلیا اور نیوزی لینڈ کے اس فیصلہ پر پاکستانی عوام سخت ناراض ہیں۔ اس کے ذریعے دولت مشترکہ کے ایک ممبر ملک کی عزت نفس۔ اس کے وقار اور یکجہتی پر ضرب لگانے کی کوشش کی گئی ہے۔

طاقت کے ذریعے ایک ملک پر قبضہ ایک کھلی جارحیت ہے اور افسوس ہے اس جارحیت کو دولت مشترکہ کے بعض ممبروں نے تسلیم کر کے بین الاقوامی قوانین کی صریحاً خلاف ورزی کی توثیق کی ہے۔ اس کاروائی سے بہت سے ایشیائی ممبر ملکوں کا دولت مشترکہ پر اعتماد ختم ہو جائے گا۔ عوام کی زبردست خواہش کے پیش نظر حکومت پاکستان نے فوری طور پر دولت مشترکہ سے نکل جانے کا فیصلہ کیا ہے

مرکزی کابینہ کا خاص اجلاس

اسلام آباد ۳۰ رجنوری۔ آج پاکستان کی مرکزی کابینہ کا ایک خاص اجلاس صدر ذوالفقار علی بھٹو کی زیر صدارت منعقد ہوا جس میں متعدد اہم فیصلے کئے گئے۔ کابینہ کا اجلاس ساڑھے تین گھنٹے تک جاری رہا۔ اس میں مرکزی وزراء کے علاوہ پنجاب سندھ سرحد اور بلوچستان کے گورنروں نے بھی شرکت کی

اعلانِ نکاح

خاکسار کی بیٹی عزیزہ قمر النساء بی اے سلمہا کا نکاح ہمراہ مکرم رانا شمشاد احمد صاحب (اسسٹنٹ مکینیکل انجینئر) ابن چوہدری فضل دین صاحب ڈڈگری گھمناں ضلع سیالکوٹ بعوض مبلغ پانچ ہزار روپے حق مہر محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل نے مسجد ناصر میں ۱۴/۱/۷۲ بروز جمعہ بعد از نماز عصر پڑھا۔ احباب سے درخواست دعا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے ہر رنگ میں بابرکت فرمائے۔ اور مثمر بہ ثمرات حسنہ بنائے۔ آمین۔

(ضیاء الدین انور شد ٹیچر ریٹائرڈ ڈی آئی ہائی سکول ربوہ سابق صدر محلہ دار البرکات ربوہ)

درخواستِ دعا

خاکسار کے بیٹے عزیزم صاحبزادہ محمد راشد لطیف کیلیفورنیا (امریکہ) کو اللہ تعالیٰ نے امریکہ میں ہی نومبر ۱۹۷۱ء میں لڑکا عطا فرمایا ہے جس کا نام سید محمد شریف لطیف رکھا گیا ہے۔ اسکی پیدائش کے وقت سے ہی وہاں کے ڈاکٹروں کی رائے ہے کہ بچہ کے دل میں کچھ خرابی معلوم ہوتی ہے اگر چھ مہینے تک بچہ کے دل کی حالت اللہ تعالیٰ کے فضل و رحم سے خود بخود ٹھیک ہو گئی تو بہتر ہے ورنہ دل کا اپریشن کرانا ہوگا جو کہ بہت خطرناک ہے اور غیر معمولی طور پر کثیر اخراجات چاہتا ہے لہذا ہماری خاندان سیدنا حضرت مسیح پاک سے اور جماعت کے تمام احمدی بھائیوں اور بہنوں سے دردمندانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی قدرت کاملہ سے عزیز بچے کو شفاء کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور اپریشن سے بچائے رکھے اور صحت و سلامتی کے ساتھ لمبی عمر والا اور خادم الدین اور ہم سب کے لئے قرۃ العین بنائے

خاکسار صاحبزادہ محمد طیب لطیف
(ابن حضرت شہید مرحوم شہید کابل)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴